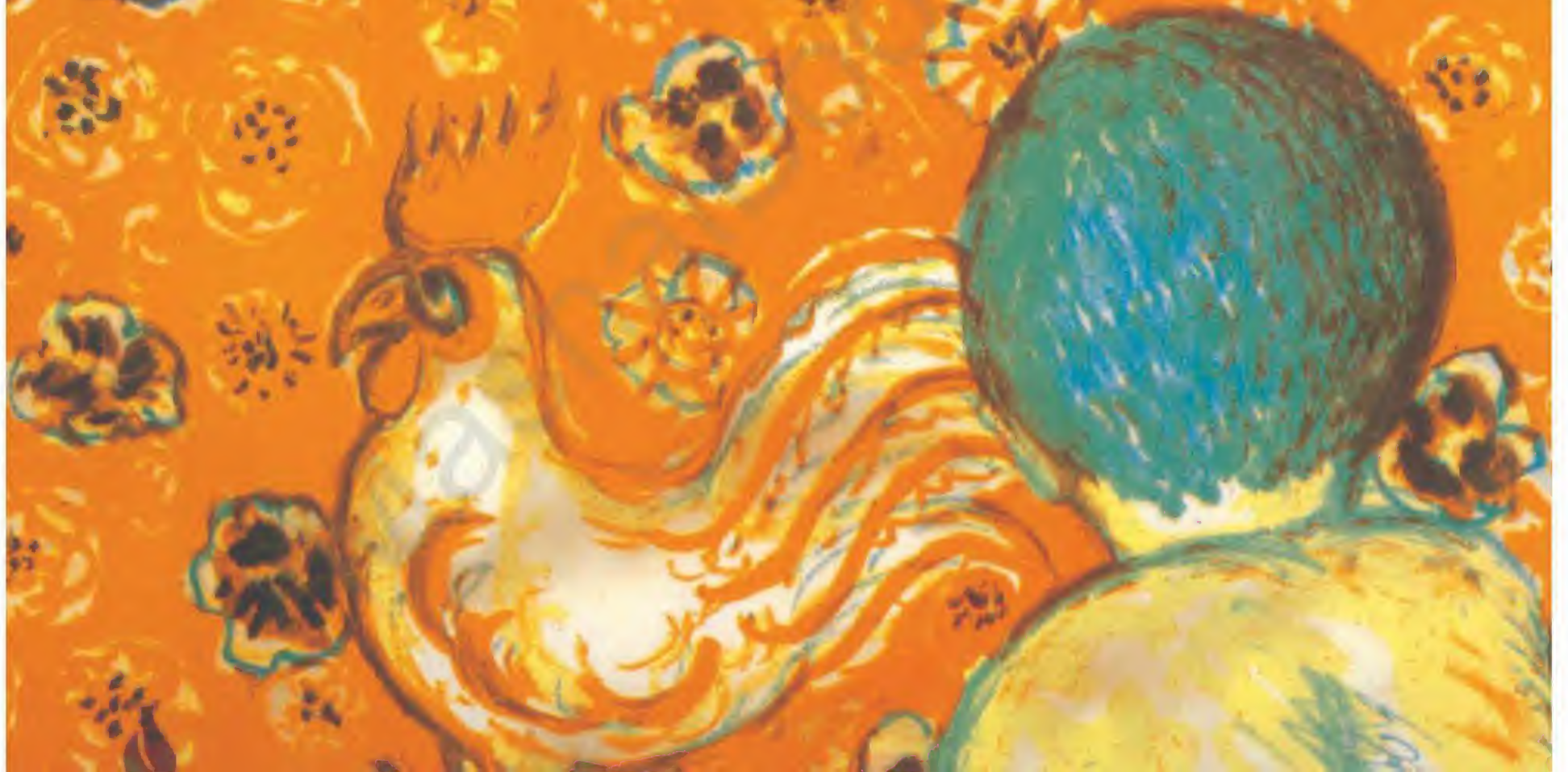


# شیرِ مرغا



سریر مرعا

(جاپانی کہانی)

ہا تا۔ چو

اردو ترجمہ: جی زوررو جاوید

کاپی رائٹ (c) انگلینڈ - 1993 فوکوا نکن شو تن پبلشرز، ٹوکیو، جاپان  
کاپی رائٹ (c) اردو - 1996 مشعل پاکستان

ناشر: مشعل پاکستان

آر بی 'S' سینڈ فلور

عوامی کپی رائٹس، عثمان بلاک، نیو مارڈن ٹاؤن

لاہور 54600 پاکستان

فون و فیکس: 042-5866859

E-mail: mashal@infolink.net.pk

پرنٹرز: مکتبہ جدید پریس، لاہور

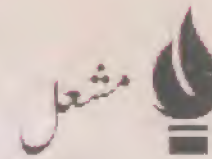
قیمت: 80/-



# شہریر مرغا

جاپانی کہانی

ہاتھ۔ چو  
ترجمہ: چچی زورو جاوید



مرغے سارے ہی شریر ہوتے ہیں، لیکن کچھ مرغے زیادہ ہی شریر  
ہوتے ہیں۔ وہ کسی کی بات نہیں سنتے وہ ”گستاخ بھی ہوتے ہیں۔  
کوکری کو کنس کا یہ مرغا فریج طریقے سے بانگ دیتا تھا۔ اس لئے وہ  
عظیم مرغا تھا۔







اس کا نام کوکو تھا۔ وہ صبح سویرے میرے گھر کی کیاریوں میں  
آکر اپنے بچوں سے ہر چیز کو خراب کر دیتا..... وہ بہت لڑائی جھگڑا  
کرتا۔ ”کوکو بہت مصیبت ہے کل کیاری میں پھولوں کا بیج بویا تھا“  
کبھی کبھی میں اس سے شکایت کرتا مگر وہ بات نہیں سنتا کوکو،  
کوکو، کوکو، کوکو، کنس کنس کا۔ وہ بے شرم ساری کیاری  
خراب کر دیتا۔







اگر زمین کے اندر سے پتھر نکل آتے تو وہ چوری چوری مجھے دیکھتا اور پتھر کو زور سے ٹھوکر مارتا۔ بڑی مشکل سے بیج سے پودے نکالنا شروع ہوئے تو اس نے اپنے بچوں سے انہیں اکھیڑ ڈالا۔ اور پھر خوشی سے کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگتا پھرا میں نے یہ طریقہ نکالا کہ جب بھی وہ سامنے ہوتا میں اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ جاتا اور کھڑی سے زمین کھودنا شروع کر دیتا وہ دور کھڑا اپنی گردن میڑھی کئے مجھے دیکھتا رہتا۔







ایک دن میں کیاری میں کام کر رہا تھا تو وہ مجھے اسی طرح دیکھتا رہا اور  
کٹ کٹ کوں کوں کی آوازیں نکال رہا تھا۔  
پھر وہ آرام آرام سے دائیں اور بائیں ٹانگ آہستہ آہستہ اٹھاتا میری  
طرف بڑھا۔ میں نے یہ ظاہر کیا کہ میں اسے دیکھ ہی نہیں رہا  
ہوں۔





میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے میری طرف  
دیکھا اور اس نے میری طرف دیکھا اور  
میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے میری طرف



کو کو میرے بائیں ہاتھ کی طرف آیا تو میں نے ایسے شکل بنائی جیسے مجھے  
معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ میرے پاس آ گیا ہے۔ پھر میں کیاری میں  
ایسے لیٹ گیا تاکہ جو گڑھا میں نے کھودا ہے وہ اسے نظر نہ آئے۔







اب کوکو کا صبر ختم ہو گیا کوادک کوادک کوادک کر کے وہ بولا ”یہ کیا  
ہو رہا ہے“













پھر اس نے اپنی چونچ میری پیٹھ پر ماری ”کیا بات ہے کو کو کیا کوئی  
کام ہے۔“؟  
”نہیں کوئی کام نہیں“ یہ کہہ کر وہ جھک کر گڑھے کو دیکھنے لگا۔









پھر وہ اکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے سوچا دوپہر کے کھانے میں مولی کھانا  
چاہئے جسم میں وٹامن سی کم ہو گئی ہے۔  
میں نے کوکو کو دیکھے بغیر مولی کے کھیت میں جا کر بڑی سی ایک مولی توڑ  
لی اور گھر کے اندر چلا گیا۔







کو کو نے دیکھا کہ کیاری کے پاس کوئی نہیں ہے تو وہ اس کے اندر گھس  
گیا اور غور سے اس گڑھے کو دیکھنے لگا جو میں نے کھودا تھا۔ پھر بچوں  
سے اسے اور کھودنے لگا۔





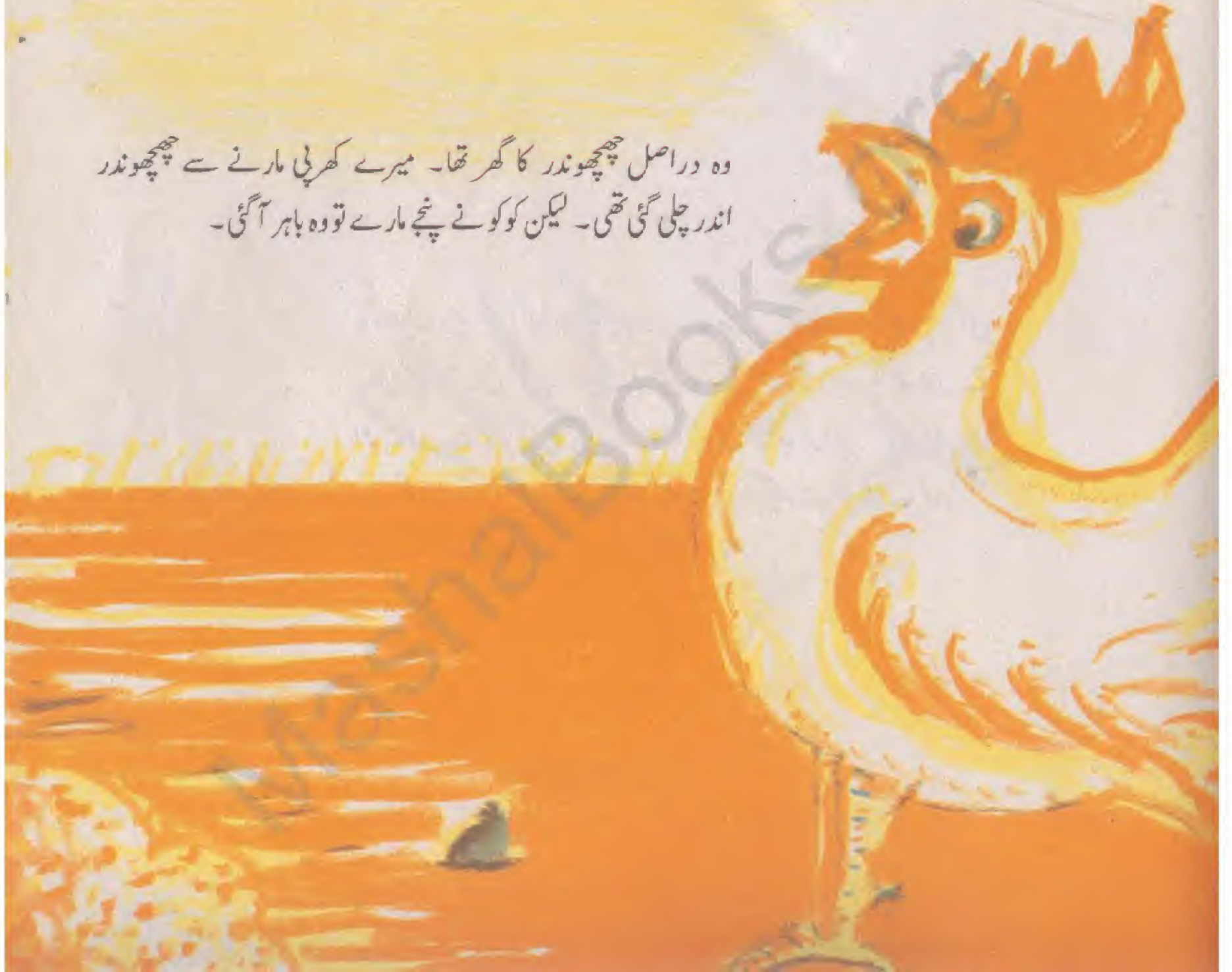








وہ دراصل چھوندر کا گھر تھا۔ میرے کھرپی مارنے سے چھوندر  
اندر چلی گئی تھی۔ لیکن کوکو نے پنچے مارے تو وہ باہر آ گئی۔



کو کو ایک دم گھبرا گیا اور چھپھوندر کے منہ پر پنجہ مارا۔ چھپھوندر بھی  
کہاں چوکنے والی تھی۔ اس نے بھی کو کو پر حملہ کر دیا۔ چھپھوندر نے  
اس زور سے کو کو کی چونچ پر منہ مارا کہ وہ الٹا جا گرا۔ ”کو کو کیا بات  
ہے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے کیونکہ میں تو خود چھپھوندر کو مار رہا تھا۔“  
میں نے اسے سمجھایا۔







جتنے دن بارش ہوتی رہی اتنے دن میں نے کوکو کو نہیں دیکھا۔ پھر ایک  
دن دھوپ نکلی، آسمان صاف ہوا اور بہار آئی۔ پھر تو دھوپ میں  
تپش آگئی اور کالی زمین سے بھاپ اٹھنا شروع ہو گئی۔ میں اچانک  
پیچھے والے کھیت پر گیا پنہی پھول دے جی پھول چوروپ پھول سب  
پھول کھل چکے تھے۔ میں خوشی سے پاگل ہو گیا۔









میں نے ہر ایک پھول کے آگے بیٹھ کر حیرت سے اس کی خوبصورتی کو  
دیکھا۔ ہر پھول کی پتی پر شبنم پڑی ہوئی تھی اور اس طرح لگتا تھا جیسے  
زیور چمک رہے ہوں (کلوڑوں کروں کتیس کتیس) اچانک میرے  
پیچھے سے کوکو کی آواز آئی۔ میں ڈر گیا کہ پھر کہیں وہ پھول خراب نہ  
کر دے







پھر یہ کیا ہے؟ یہ چوریپ وہ گلابی رنگ والا ڈلے جی پھر اس طرف تین  
رنگ کا بیج سب پھول بن گئے ہیں کیونکہ موسم بہار آ گیا ہے۔ لیکن  
کو کو وہاں یہ دیکھنے جاتا تھا کہ کہیں اس کے لئے کھانے کو بیج تو نہیں  
ہیں۔ میں نے اسے سمجھایا کہ تمہارے کھانے کو میرے پاس بیج بہت  
ہیں، پھول خراب نہ کرو۔









پھر ہماری دوستی ہو گئی۔ میں نے اس سے کہا تمہاری آواز بہت اچھی  
ہے اور تمہارا راگ بھی اچھا ہے۔ وہ سن کر وہ زور زور سے گانے لگا





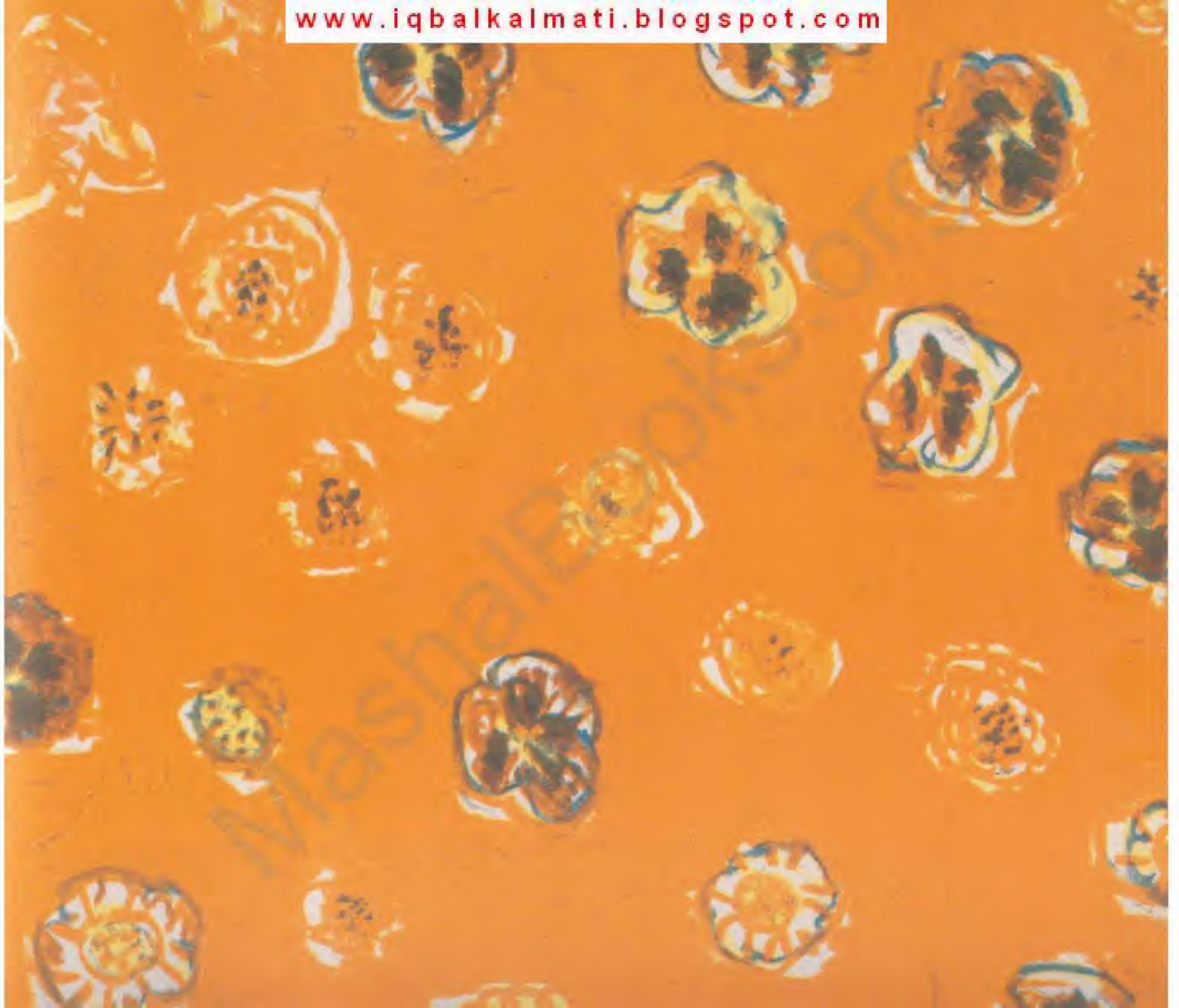




”مگر تمہاری آواز اتنی اچھی بھی نہیں۔ اگر میں اس کی تعریف کروں تو  
یہ مطلب نہیں کہ تم چیخنے لگو۔“ میں نے اسے ڈانٹا









یہ بات کو کو کی سمجھ میں آگئی۔ اب وہ کیاریوں کے پاس جا کر انہیں  
خراب نہیں کرتا، بلکہ رنگ برنگے پھولوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور  
زور زور سے کٹ کٹ کرتا ہے۔





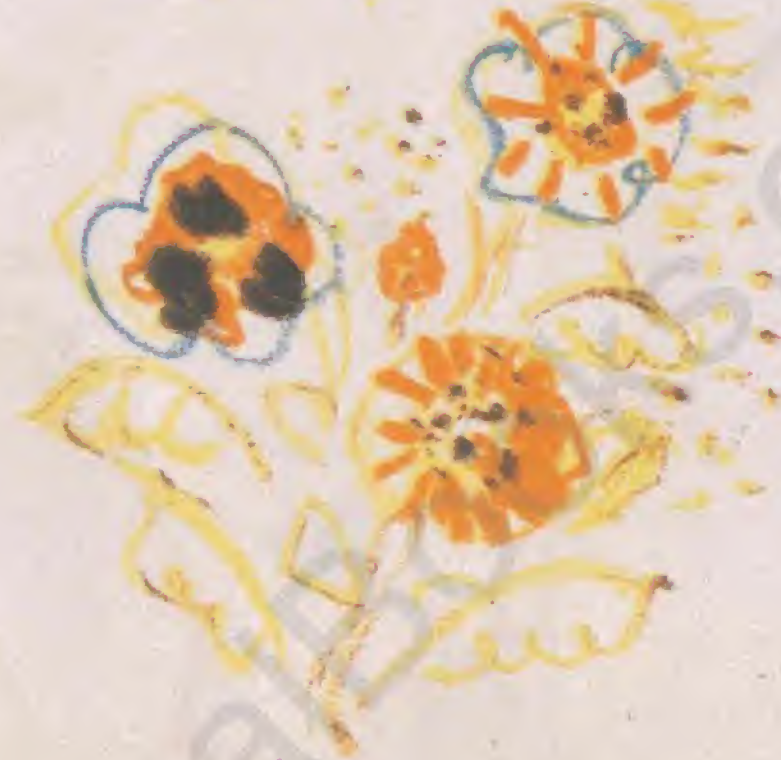














**Naughty Koko**

by Hata/Cho

Urdu Translation: Chizuru Javed

Copyright © English 1993 Fukuinkan Shoten, Publishers

Tokyo, Japan

Copyright © Urdu 1996 Mashal Pakistan

Publisher: **Mashal**

RB-5, 2nd Floor,

Awami Complex, Usman Block,

New Garden Town,

Lahore-54600, Pakistan.

Telephone & Fax: 042-5866859

E-mail: mashal@infolink.net pk

Printers: Maktaba Jadeed Press, Lahore

Price: Rs. 80/-





مشعل ایک غیر سرکاری اور غیر تجارتی اشاعتی ادارہ ہے جو 1988ء میں لاہور میں بحیثیت فاؤنڈیشن رجسٹر ہوا۔ اس کا مقصد جدید سائنسی، معاشی، معاشرتی اور ادبی رجحانات کی ترویج و اشاعت کے لئے کم قیمت کتابیں شائع کرنا ہے۔ انسانی حقوق، ترقی میں خواتین کے کردار، منشیات، تعلیم، صحت عامہ، بہتر نظم و نسق، ماحولیاتی مسائل اور ان سے متعلق دوسرے موضوعات مشعل کے پروگرام میں شامل ہیں۔ مشعل اپنے طور پر کتابوں کی اشاعت اور تقسیم کے لئے ہر ممکن وسائل استعمال کرتا ہے، تاہم اس مقصد کے لئے افراد اور قومی و بین الاقوامی امدادی اداروں کی مالی معاونت کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ مشعل اس کتاب کی اشاعت کے لئے ٹویٹا فاؤنڈیشن کی مالی امداد کا ممنون ہے۔

Mashal is a small organisation dedicated to the publishing of books on social, cultural and developmental themes of contemporary relevance. Trends in modern thought, human rights, the role of women in development, issues of governance, environmental problems, education and health, popular science, drugs and creative literature relating to these and other themes are the focus of Mashal's programme.

While Mashal works for the widest dissemination of its publications, this is a non-commercial, non-profit enterprise. Mashal therefore seeks the support of individuals and aid-giving agencies world-wide which consider the foregoing objectives worthy of promotion.

For the publication of this book, Mashal is specially thankful to the Toyota Foundation for its financial support.